اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۰ — مطبوعہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ ۲/
الغرض دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر عہ ۲/
" ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ❖

ایڈیٹوریل

جو لوگ تواریخی واقعات کی صحت یا غلط بیانی کا موازنہ کرنیکے قواعد سے آگاہ ہیں ہم اُنکے لئے عہد عتیق کی اُن نبوتوں سے جو مسیح کی موت اور قیامت پر دلالت کرتی ہیں درگذر کر صرف عہد جدید ہی کے بیانات کے ساتھ محمدی روایات کا جنکی بنا قرآن والا شُبّہ لہم ہے مقابلہ کر کے یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ واقعی اور غیر واقعی حقیقت میں کسقدر فرق ہے۔ ہمنے محمدیوں کی ایک معتبر تفسیر قرآن میں یہہ بیان آیتہ مذکور کی نسبت پڑھا کہ یہودا (غالباً اسکریوطی) جو مسیح کے شاگردوں میں سے تھا یہودیوں سے جا ملا اور بطمع زر اُنسے کہا کہ اگر تم میرے ساتھ چلو تو میں اُسکو پکڑوا دوں یہودی رضامند ہو کر ساتھ ہو لئے یہودا نے راستہ میں اُنسے کہا کہ تم سب باہر ٹھہرنا میں پہلے اندر جا کر اُسکو دیکھوں گا تب تم میرے اشارہ پر اندر چلے آنا اور اُسکو پکڑ لینا ہر چند وہ تم سے کہے کہ میں مسیح نہیں ہوں تم ہرگز نہ چھوڑنا۔ چنانچہ یہودی اس کوٹھے کے دروازہ پر جسمیں مسیح بیٹھا تھا ٹھہر گئے یہودا اندر گیا تو فوراً اُسکی صورت مسیح کی صورت سے بدل گئی اور مسیح کو خدا نے کوٹھے کی چھت شق کر کے آسمان چہارم پر اُٹھا لیا۔ یہودیوں نے اندر جا کے یہودا کو پکڑ لیا ہر چند اُسنے کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں اُنہوں نے ایک بھی بات اُسکی نہ سُنی اور پکڑ کر لے گئے اور صلیب دیکر مار ڈالا اسمیں شک نہیں کہ متن قرآن اس تفسیر کا ذمہ وار نہیں ہے۔ کیونکہ اس ماجرۂ عظیم کی نسبت مصنف قرآن نے حسب عادت ایسی گول گول عبارت لکھی ہے جس سے اُسکی حیرانی صاف ظاہر ہوتی ہے اور یہودا یا کسی اَور کا نام لکھنے کے بجائے صرف شُبّہ کہکر حقیقت پر پردہ ڈالا ہے تاہم مناسب ہے کہ ہم ذرا دیر کے لئے مفسرین ہی کے بیان کو انجیلی بیانات کے ساتھ جو اس ماجرے سے متعلق ہیں مقابل کریں اور دیکھیں کہ آج کل اس روشنی کے زمانہ میں حق پسند اشخاص اس مقدمہ کا خود فیصلہ کر کے حق بجانب انجیل یا قرآن ٹھہراتے ہیں ❖

اگر فرض کریں کہ یہودا بشکل مسیح متشکل ہو کے مصلوب ہوا تو پہلے اُن سب باتوں کی بابت جو اس دار وگیر سے مصلوبیت اور مصلوبیت کیوقت سے اُسکی اخیر مفارقت تک گذریں مفسرین قرآن یا زمانہ حال کے محمدی علما کوئی معقول تفسیر بتاویں جس سے معلوم ہو جائے کہ وہ باتیں سچے مسیح کی نہیں بلکہ یہودا مبدل بشکل مسیح کی تھیں محمدی روائت چھہ سو برس بعد واقعہ ظاہر کرتی کہ اُسنے بہتیرا کہا کہ "میں مسیح نہیں ہوں" لیکن انجیلی چشم دیدہ اور مُلہم مورخ یوحنا لکھتا ہے کہ عیسیٰ سب کچھہ جو اُسپر ہونیوالا تھا جان کے آگے بڑھا اور اُنسے کہنے لگا کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا عیسیٰ ناصری کو عیسیٰ نے انہیں کہا کہ میں ہوں اور یہودا اُسکا حوالہ کرنیوالا بھی اُنکے ساتھ کھڑا تھا۔ یوحنا ۱۸-۴ و ۵ پس اِن دونو بیانوں میں کونسا بیان صحیح اور قابل یقین ہے ہم اِن دو مخالف بیانوں کی مطابقت یا ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلط ثابت کرنیکے لئے اس مقدمہ کو اپنے اہل اسلام بھائیوں کے ہی زیر تجویز چھوڑتے ہیں ❖

آفتاب پنجاب ۲۵ نومبر میں لکھتے ہیں کہ فرانس

میں ایک ناٹک کمپنی نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری کو ناٹک کی صورت میں دکھایا تھا۔ اسعد پاشا نے جو پیرس میں منجانب سلطنت عثمانیہ سفیر مقرر ہیں خبر پاکر ایم اسپلر وزیر گورنمنٹ فرانس سے اُسکے روکنے کی درخواست کی اور اُسکی کل کیفیت حضرت سلطان کو لکھ بھیجی تو اُنہوں نے گورنمنٹ فرانس کو تحریر فرمایا کہ کمپنی مذکور کو آئندہ اس فعل سے ممنوع فرمایا جائے اور یہہ بھی لکھا کہ اگر عیسوی مذہب میں یہہ عمل ممنوع نہو تو اہل اسلام کے لئے سند نہیں ہو سکتا ہے۔ اسکی نسبت صاحب سراج الاخبار رائے دیتے ہیں کہ مدراس خصوصاً علاقہ پانڈی چری کے اہل اسلام گورنمنٹ فرانس کیخدمت میں ہندوستان کے کُل مسلمانوں کیطرف سے ایک میموریل بھیجکر درخواست کریں کہ براہ مہربانی ایسے ناٹک کو جس سے اہل اسلام کی دل آزاری متصور ہے اپنی سلطنت میں نہ ہونے دیں۔ ہم نہیں جانتے کہ گورنمنٹ فرانس سلطان کی اِس تحریر پر کیا کارروائی کریگی۔ حکومت کے طور پر تو سلطانِ روم فرانس کی ناٹک کمپنی کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتے مگر مصالحت ملکی اور سلطنتی باہمی اتحاد پر لحاظ کرکے ایم اسپلر وزیر گورنمنٹ فرانس اسکو بند کریں تو ممکن ہے۔ ہماری رائے میں کسی سچے یا جھوٹے رہنمائے مذاہب کی کارروائی کی نقل یا سوانگ تھیٹروں میں دکھلانا امر مستحسن نہیں معلوم ہوتا جس حالت میں کہ اُنکی سوانح عمری کتب مذاہب میں مفصل خواہ مجمل لکھی ہوئی موجود ہیں تو ناٹک میں سوانگ کے طور پر اُنکا دکھلانا کوئی امر ضروری نہیں معلوم ہوتا۔ بجز اسکے کہ اِس صورت میں ناٹک کمپنی کو حصول زر کا ایک طریقہ اور عوام کو جو کتب مذہبی انجیل و قرآن و راماین سے ناواقف ہیں مسیح و محمد اور رام کی سوانح عمری سے مستفید یا متنفر کرنا مقصود ہو +

سراج الاخبار جہلم ۲۵ نومبر میں ہم نے اس خبر کو بڑی خوشی سے پڑھا کہ محمد شمس الدین شائق ایڈیٹر اخبار رفیقِ ہند و فارسی اخبار و مہتمم مطبع شمس الہند گورداسپور نے قرآن کو اُردو نظم میں کرنا شروع کیا ہے جو سیپارہ سیقول تک تیار ہے۔ بیشک نظم بہ نسبت نثر عبارت کے باسانی زبانی یاد رہ سکتا اور موثر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ دیکھا چاہیئے کہ مشتہر کی صلاح جو وہ مسلمان عورتوں کو دیتے ہیں کہ وہ اب گھوڑیاں اور سہرے وغیرہ لایعنی گیت گانے چھوڑ کر اسی احسن القصص کو جو نفس امارہ کو سرکشی و مغروری سے باز رکھے خوش الحانی سے گائیں اور اپنی اولاد کو پڑھائیں اور سُنائیں کہاں تک مقبول ہوگی اور سورہ ہائے احزاب و یوسف اور رحمٰن وغیرہ منظوم قصص و بیانات پڑھنے سے مستورات اہل اسلام کسقدر مستفید و موثر ہونگی اور نوجوانان اسلام پر اُن باتوں کا جو جہاد اور ایسے مسائل سے متعلق ہیں جیسا کہ فاستمعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضہ کا کیا اثر پڑیگا۔ بہرحال شائق صاحب کا قرآن کو اُردو نظم میں کرنا ہمارے نزدیک اس زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے بہت ہی مناسب اور مفید ہے +

اس زمانہ کے غیر مسیحی اُردو اخبارات اور اہل الرائے قوم ہنود و اسلام کو بذریعہ تحریر و تقریر اپنی اولاد کو مسیحی دین کی تعلیم کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے انواع تدبیریں بتاکید مزید بتلاتے اور جتلاتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ صلاح دہندگان مسیحی تعلیم و تہذیب سے جو ملک ہند کو اُنسے حاصل ہوئی اور ہوتی ہے معترف اور شناسا ہیں اور خود اُنہوں نے بھی اُس سے فیض اور فائدہ کسی نہ کسی قدر حاصل کیا ہے تو بھی مذہبی تعصب کے اسقدر مغلوب ہیں کہ مسیحی دین کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر اُسکی علی العموم خوبیوں اور برکتوں سے خود ناسپاس ہوکے دوسروں کو بھی یہی ترغیب اور صلاح بجوش و خروش دیتے ہیں کہ وے حتی الامکان اپنے کو اور اپنی اولاد کو اُسکے اثر سے محفوظ (محروم) رکھیں ! +

یہہ تعصب مذہبی نہ صرف ہندوؤں یا آریوں ہی میں آجکل بشدت پایا جاتا ہے بلکہ محمدیوں ذی علم اشخاص کہ جو قرآن کے مطابق بیبل کو کلام الہی اور مسیح کو کلمۃ اللہ و روح اللہ اور رسول اللہ اور مسیحیوں کو اہل کتاب جانتے ہیں وے مقدم الذکر لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر دین مسیحی کی مخالفت پر کمربستہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہم کو زیادہ تر تعجب معلوم ہوتا ہے جبکہ وے اپنی تحریر و تقریر سے ایک طرف تو مسیحی دین کی فتحمندانہ ترقی و روز افزوں اشاعت کا اقرار و اظہار اور اُسکی خوبیوں کی تعریف کرتے اور دوسری طرف لوگوں کو ترغیب و صلاح دیتے ہیں کہ اپنے بچوں کو اور آپ کو انجیلی تعلیم کے اثر سے بچاؤ چنانچہ ابوالمحاسن وحید الدین سلیم مدرس ریاضی و علم ادب اجرٹن کالج بہاولپور نے ایک آرٹیکل بعنوان "عیسائی مذہب کی عالمگیر اشاعت" میں جو اودہ اخبار نمبر ۱۹۲ میں شایع ہوا تھا یہی طریقہ اختیار کیا ہے جسکا نہایت معقول ریویو جناب مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر ایڈیٹر بشیر انجیل نے رسالہ مذکورہ بابت نومبر میں لکھا ہے جو ایسے خیال والے اشخاص کے لئے واجب الملاحظہ ہے +

ہم آئندہ نمبر نور افشاں کے ایڈیٹوریل لکھنے سے پہلے ایک مضمون کا ترجمہ پروگرس مدراس سے کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ اِس اسلامی روایت کا جو یہود کے بشکل مسخ مبدل ہو جانیکی نسبت مسلمانوں میں مشہور ہے کچھ حق و باطل دریافت کرنے کے لئے سہولیت ہو یعنی ایک چوہا جو ایک بڑے جادوگر کے پاس رہتا تھا بلی کے ڈر کے مارے ہمیشہ خائف رہتا جادوگر نے رحم کرکے چوہے کو بلی بنا دیا۔ تو وہ کتے سے ڈرنے لگا اور اسی غم و ہراس میں رہا۔ تو جادوگر نے خفا ہوکے پھر اُس کو ویسا ہی چوہا بنا دیا۔ اور کہا کہ تم چوہے کا دل رکھتے ہو۔ تمہاری صورت بدلنے سے تمہارا دل اور مزاج نہیں بدل سکتا +

مُراسلہ

چشم باریک بین کو ذرا کھولو اور دیکھو گے کہ اس باغ عالم میں مختلف شجر گل بوٹے مختلف رنگ کے مختلف وضع کے مختلف قسم کی طبیعتیں لئے بیٹھے ہیں۔ فکر کو اس وسیع عمیق بحر دنیا میں ذراسی غواصی کرنے دو۔ اور معلوم کروگے کہ کہیں بے معنی ہاتھ لگتے ہیں کہیں سے کوڑیاں دستیاب ہوتی ہیں۔ اور کہیں صرف کیچڑ سے ہاتھ بھرتے ہیں کسی کے خیالات اعلیٰ کسی کے ادنیٰ کسی کے درمیانی اور کوئی ان سب سے بیگانہ دیوانہ پن میں لگا نہ باؤلی سی طبیعت لئے کنوئیں جھانکتا پھرتا ہے گڑھے پھاندتا پھرتا ہے۔ اگر الف کسی بات کو مانتا ہے تو ب الف کی ایسی کسی بات میں مخالفت کرنا اپنا کام جانتا ہے مذہب کے متعلق بھی ان درختوں میں رنگا رنگ خیالات بو قلمون توہمات کے پھل پھول لگتے ہیں۔ ایک کا ہم ذکر کرینگے +

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ خدائے تعالیٰ کے متعلق جسقدر ہکو جاننا چاہئے اُسقدر قدرت کی قلم نے صفحۂ نیچر پر لکھدیا ہے اب ہمارا یہہ فرض ہے کہ تحصیل عرفان کے لئے صرف اسی کتاب یعنی فطرت کا مطالعہ کرتے رہیں۔ الہام کے درخشندہ آئینے کو جسمیں حق تعالیٰ کی مرضی کی فوٹو نظر آتی ہے جو اُس سرچشمۂ نور کے جلوے سے آبدار ہوکر تاریک دلوں پر عکس فگن ہے انکی نیچری نزدیک بین عینک دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتی۔ اس سے ہماری مراد یہہ تو نہیں کہ اوراق نیچر بالکل صاف پڑے ہیں اور اُنمیں قدرت ایزدی اور عظمت یزدانی کے بارے میں ذرا بھی تحریر نہیں پائی جاتی۔ نہیں۔ آپ یوں ہرگز نہ سمجھیں بیشک نیچر صانع عالم کی صنعت بیچون وچرا کا مظہر ہے اسمیں کچھ بھی کلام نہیں۔ پر ہماری یہہ دلیل ہے کہ نیچر اور الہام میں وہی فرق جو اجمال اور تفصیل یا کُل اور جزو میں ہوتا ہے جس شخص نے تاریخ ہندوستان کا صرف تیس چالیس صفحہ کا خلاصہ پڑھا ہو (گو وہ اکبر کو اکبر اعظم کہہ سکتا ہے) اُسے اُس تصویر کے خال وخط کی کیا شناخت جو اس بادشاہ اعظم کے عہد سلطنت کے واقعات کی ابوالفضل اور فیضی کے ہاتھوں نے کھینچی ہے۔ یا اگر کوئی آدمی کسی حکیم حاذق کے ہاتھ کا لکھا نسخہ پڑھے کہ فلاں شئے سے مسہل ہوجاتا ہے تو فقط اتنا ہی پڑھنا اُسکو اس قابل نہیں ٹھہرا سکتا کہ وہ لوگوں کو مسہل دیتا پھرے کسقدر دوا دینا کب دینا کسطرح دینا۔ کونسی غذا۔ کن کن اشیا سے پرہیز چاہئے۔ ایسے سوالات ہیں کہ اگر اُنکے جواب ادا کرنیکی بضاعت پلے نہ ہو تو "نیم حکیم خطرہ جان" کا الزام عائد ہوجائیگا ممکن ہے کہ اس موقعہ پر کوئی ہمارے الفاظ کل اور جزو پر اعتراض کرے اور کہے تم تو بڑے مغالطے میں ہو کہ الہام کو کل سے اور نیچر کو جزو سے تشبیہ دیتے ہو درحالیکہ نیچر کے ظہورات جلائے مندرجہ الہام کی نسبت زیادہ تعداد رکھتے ہیں۔ اسکے لئے مجملا جواب یہہ ہے کہ نیچر قفل ہے اور الہام کلید قفل اگرچہ کلید سے نسبتاً کئی درجہ زیادہ جسامت رکھتا ہے تو بھی کلید کا محتاج ہے۔ اور جبتک ہمارے پاس کلید قفل کشا نہ ہو ہماری آنکھوں کو وہ لطف اور تماشا ہرگز نصیب نہیں ہوتا۔ جو مقفل کواڑوں کی دوسری جانب ہو رہا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں جواب دے سکتے ہیں کہ اُستاد چاہے طبیعات اور کیمیا میں سیکڑوں تجربے شاگرد کے سامنے بیان کرے ریاضی کے سوالات کا غذ یا تختے پر حل کرکرکے دکھائے لیکن جبتک تشریحاً بیان نکریگا شاگرد ہرگز نہ سمجھیگا۔ نیچر خدا کی قدرت کا حل ہے اور الہام اس قدرت کے حل کا اُسیقدر مشرح بیان ہے جو ہماری نجات کے سوال کو وضاحت بخشتا ہے نیچر اُس مصدر کمالات کی محبت اور کرم کا مجمل اور محدود سا بیان کرتی ہے۔ خدا کی محبت پر سوچتے ہوئے نیچر والا صرف اتنا سراغ لگا سکتا ہے کہ خدا ہمیں عجیب بندوبست سے کھانے کو دیتا ہے پہننے کو بخشتا ہے۔ زمانہ بچپن میں اُسنے ہمارے لئے والدین مہیا فرمائے۔ رفیق و دوست آشنا عطا کئے۔ زمین آسمان پیدا کئے۔ ستارے چاند سورج بنائے۔ کسیکو کشش ثقل سے کسیکو رشتۂ اتصال سے آپسمیں مربوط کیا۔ یوں ہمیں اپنی محبت کا ثبوت دیا۔ میں بھی مانتا ہوں کہ فی الحقیقت یہہ ایسی برکتیں ہیں جنسے خدا کی محبت آشکارا ہوتی ہے۔ لیکن صرف اسیقدر جو ہماری اس زندگی سے متعلق ہے۔ دنیا ہی دنیا اس سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی اس محبت سے فقط یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جبتک ہم اس حُباب آسا عالم گذشتنی کا خواب سا دیکھ رہے ہیں تب ہی تک اس محبت کا تماشا دیکھ رہے ہیں زاں بعد وہی ہم اور ہماری قبر کی خاک ہمارا جسم اور رینگنے والے کیڑے کوڑے +

لیکن برعکس اسکے الہام کی محبت ایسی بے بہا بے کنار اور فریفتہ کرنیوالی محبت ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو اسطرح چھین لیتی ہے +

"مجھے اپنی حیات کی قسم میں کسی گنہگار کی موت سے خوش نہیں" "آؤ" "اور جو پیاسا ہے آوے اور جو چاہتا ہو سو آب حیات مُفت لے" یہہ اُس خدا کا کلام ہے جو محبت ہے۔ لاؤ تو کونسا محبت پیما خیال لاتے ہو جو اس لامحدود محبت کو ماپ سکے اور اس مہر والفت کی آواز کو حیطۂ حدود سے محدود کرسکے +

گنہگار راندۂ درگاہ نیچر کے میگزین میں سپر پناہ کو غور کی آنکھوں سے ڈھونڈتا رہتا ہے تاکہ تیر غضب سے بچ جائے لیکن یہی دیکھتا ہے کہ نیچر کے قواعد کو توڑنا بلائے ناگہانی آفات آسمانی کو سر پر لانا ہے۔ آگ میں ہاتھ ڈالو بے جلے نہ رہیگا۔ ندی نالے کو دو ڈوبنے سے نہ بچوگے۔ آدمی ہرچند بچنے کیلئے غور کرتا ہے فکر دوڑاتا ہے لیکن چاروں طرف سے نیچر کی یہی ندا کان میں آتی ہے "جیسا کرے ویسا بھرے" بس اگر کرنے پر بھرنا ہے تو یاد رکھئے کہ ہمارا کام اور ہماری چال ہمکو دوزخ کے لائق ٹھہراتے ہیں "تمام سر بیمار ہے اور دل بالکل سُست ہے تلوے سے لیکے چاندی تک اُسمیں کہیں صحت نہیں بلکہ زخم اور چوٹ اور سڑے ہوئے گھاؤ ہیں" "کوئی بھی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں" ایک اور مثل شاعر کا قول ہے۔ ماکیا نیم از

خودی در حضرت دم بزنیم ۱۰ کم از کم روبروئیت ایں ہمیں بیار ما۔ اب ایسی یاس اور ناامیدی کی حالت میں جبکہ گنہگار کو بچنے کی کوئی صورت سوجھ نہیں پڑتی ہو مسیحا صفت الہام اس خستہ جگر شکستہ دل کو یوں تسلی دیتا ہو۔ "میرے بیٹے مجھکو اپنا دل دے"۔ "چاہے تیرے گناہ قرمزی ہوں برف کی مانند سفید ہو جائینگے ہرچند وہ ارغوانی ہوں پر اون کیطرح اُجلے ہونگے"۔ کیونکہ جب تو گنہگار ٹھہرا تو مسیح عین وقت پر تیرے لئے مُوا"۔

نیچر کے مرید و غور کرکے دیکھو اور دریافت کروگے کہ نیچر غنچۂ دلکو سموم یاس سے جلاتی ہی پر الہام کی نسیم امید کشت دلکو کھلکھلاتی ہو۔ نیچر کی زوال پذیر صورت اور اُسکے فانی رنگ ڈھنگ دیکھکر موت کا سمان نظر آتا ہو۔ لیکن الہام بقا اور زندگی کی تصویر کھینچکر دکھاتا ہی۔

ایک اور خیال آتا ہو اور اُس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہی کہ صرف الہام ہی ایسا اُستاد ہی جو مکتب دنیا کے مجہول اور غبی طالبعلموں کو خدائے رحیم کی کامل محبت کی تعلیم دے سکتا ہی۔ کیونکہ اگر بالفرض یہہ مان لیا جائے کہ صرف نیچر سے خدا کی محبت کا سارا پتا لگ سکتا ہو تو بھی اس اصول کی تائید کرنیوالونکو اتنا تو ضرور قبول کرنا پڑیگا کہ اُسکی محبت کا پتا لگانا ایک جنس بے بہا کو نیچر کے ہاتھ سے مول لینا ہی اور اس سودے میں کامیاب ہونیکے لئے بہت سا سرمایہ درکار ہو مثلاً عقل علم وقت وغیرہ۔ پس اگر یہہ چراغ روشن ہیں تو ہوسکتا ہی کہ شائد ڈھونڈتے ڈھونڈتے ٹٹولتے ٹٹولتے منزل مقصود تک پہنچ جائیں اور مراد پائیں لیکن اگر انکی جوت مدھم ہو تو بیشک ہمکو کسی اور دستگیری کی اشد ضرورت ہی اب ذرا انصاف سے دیکھو تو سہی کہ دنیا میں کسقدر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو وقت عقل اور علم وغیرہ دولت سے بہرہ ور ہیں۔

تجربہ کی آنکھوں کو ایسا نظر آتا ہی کہ جاہل زیادہ عالم کم احمق زیادہ عاقل کم مشغول زیادہ معزول کم۔ اگر نہ مانو تو پہلے وقت کو ہی لو اور اُسی پر غور کرکے دیکھو۔ ہم مثال کے لئے زمیندار پر غور کرینگے کہ وہ کسطرح علی الصباح اُٹھتا ہو اپنے کھیت کو جاتا ہی تمام دن محنت میں مصروف رہتا ہی۔ رات کو لوٹ کر آتا ہو کھانا کھاتا ہی خانگی کاروبار کرتا ہو جورو بچوں سے ملتا ہو پھر دن بھر کی تکان کا مارا رات کو بےخواب کی نیند سوتا ہی اسیں اگر خواب بھی آئے کھیت یا ہل کی بڑ آتا ہی۔ صبح پھر اُٹھکر معمول کے مطابق اپنے کام پر چلا جاتا ہی اور دن بھر کل کیطرح کام میں مشغول رہتا ہو اب یہہ شخص گو اپنے کام میں ہزار چالاک اور ہوشیار ہو اُسکی ہشیاری و چالاکی بسبب قلتِ وقت خدا کی محبت کے پہچاننے میں اُسکی مدد نہیں کرسکتی۔ اگرچہ یہہ آدمی روزمرہ وہی کام کرتا ہی جنسے بامداد الہام خدا کی محبت کے متعلق اگر نکالنا چاہیں تو بہت سے نتایج نکال سکتے لیکن یہہ شخص اگر الہام کو نہیں مانتا تو اُن بھیدوں کو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ وہ ہر فصل کا بیج بوتا ہی اور وقت پر پیداوار جمع کرتا ہو۔ گیہوں کے ساتھ "کڑوا دانا" اُگتا دیکھتا ہو اور اُسے اُگنے دیتا ہی اور فصل کے آخر میں گیہوں کو الگ اور کڑوے دانے کو الگ کردیتا ہو۔ تو بھی یہہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ ایک دن آئیگا کہ جسطرح اب میں گیہوں اور کڑوے دانے کو جدا جدا کرکے گیہوں کو جمع کرتا ہوں اور کڑوے دانے کو پھینک دیتا ہوں اسیطرح اُسدن میں بھی جدا کیا جاؤنگا اور پھر یا تو گیہوں کیطرح کھلیان میں جمع ہونگا یا کڑوے دانے کیطرح گرا دیا جاؤنگا یا بھوسے کیطرح جلا دیا جاؤنگا۔ اُس سے پوچھو اور وہ یہی جواب دیگا کہ خدا اس کام کے وسیلے سے مجھکو روٹی دیتا ہی تاکہ میں کھاؤں سیر ہوؤں اور مجھ میں طاقت آئے۔ لیکن وہ یہہ نہیں جانتا کہ یہہ روٹی اُس مبارک روٹی کیطرف اشارہ کرتی ہو جو آسمانی باپ میری روح کے لئے مہیا کرتا ہی۔ وہ یہہ نہیں جانتا کہ یہہ طاقت جو اس روٹی سے میسر آتی ہی وہ صرف کھیت بونے اور کاٹنے کے لئے نہیں بلکہ اس طاقت سے اُسکی محبت اور جلال کا اظہار لازمی ہو جسنے یہہ طاقت عطا کی۔ اسیطرح سے عقل اور علم کا حال نظر آتا ہی۔ کیا خدائے قادر ایسے لوگوں کو جنہیں عقل علم اور وقت وغیرہ برکتیں نصیب نہیں اپنی محبت کی شناخت سے محروم رکھیگا۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر کسطرح ؟ الہام سے۔ شائد یہاں پر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ خدا نے جنکو یہہ چیزیں عطا کیں۔ وہ انہیں استعمال کرکے اس نکتے کو دریافت کرسکتے ہیں اور یوں اپنے نکالے ہوئے نتیجوں کو قلمبند کرکے دیگر ابنائے جنس کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اسکا جواب اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں یہہ دوں کہ اگر اکثر حصہ بنی آدم کو دوسروں کے خیالات کے نتیجوں پر ہی چلنا ہی یا چلنا پڑتا ہو تو یہہ اکثر حصہ بنی آدم اُن تعلیمات پر ہی کیوں نہ چلے جو یہہ دعوی کرتی ہیں کہ ہم خاص خدائے تعالیٰ کا کلام ہیں۔ کیونکہ جو شک اور شبہ الہام پر عموماً ہوسکتا ہی اُس سے وہ چند دنیوی عقلمندوں کی باتوں پر ہوسکتا ہی مجھے کامل یقین ہو کہ اگر الہام کے چراغ کی روشنی میں نیچر کی شہادتوں پر غور کریں تب ہی خدا کی محبت صاف صاف نظر آتی ہی اور اُسکی طرف ہماری محبت روز بروز بڑھتی جاتی ہی۔ سچ مچ اے خدا "تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ ہی"۔ اور اگر صرف نیچر سے یہہ مطلب نکالنا چاہیں تو ممکن ہی کہ نیچری اُسکی صفات کو زیادہ سمجھنے کی جگہہ اُسکی ہستی کا منکر ہو بیٹھے۔ غور کرکے دیکھو کہ جتنے بڑے بڑے دہریہ اور ملحد گذرے ہیں اُنمیں سے کوئی بھی ایسا تھا جسنے نیچر کو اپنا بُت نہ بنایا ہو۔ اور الہام کو ترک نہ کیا ہو۔ پر الہام کا ماننیوالا نہ صرف خدا کی ہستی کا مقر ہوتا ہی بلکہ اُسکو دل سے جان سے اپنے سارے زور سے پیار کرتا ہی۔ اُسکے لئے جان دینا اپنی خوشی اور آرام کا باعث تصور کرتا ہی۔ وہ نہ صرف خدا کو ہی محبت کرنا سیکھتا ہی بلکہ اپنے بھائی کو اپنے ہمسائے کو بھی پیار کرنا جان جاتا ہی۔ وہ دشمنوں کو پیار کرنا اُنکے لئے دُعا مانگنا سیکھتا ہو۔ اُسکو یہہ تعلیم ملتی ہو "تو اپنے ہمسائے کو ایسا پیار کر جیسا آپکو" اور "اگر تو اپنے بھائی سے جسکو تونے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہی تو خدا سے جسکو تونے نہیں دیکھا

کیونکر محبت رکھ سکتا ہے "پس" اگر تو کہے کہ میں محبت خدا سے رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو تو جھوٹا ہے"۔ سچے الہام کے ماننے والے خدا سے حقیقت میں محبت رکھتے ہیں اور اپنی محبت کا ثبوت اپنے ہمسایوں کو پیار کر کے دکھاتے ہیں۔ غور تو کرو کہاں انگلستان جرمن اور امریکہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی آب وہوا۔ کہاں ہندوستان کی جی جان جلانے والی گرمی (اُن ملکوں کے باشندوں کے لئے) کہاں عزیز اقربا کی صحبت کہاں بیگانوں کی سنگت۔ کہاں مہذب سوسائٹی سے دوچار ہونا کہاں جاہلوں سے ملاپ پیدا کرنا کہاں وطن کے مزے۔ کہاں غربت کی تکلیفات کہاں عزت وآرام سے رہنا۔ کہاں بدلگاموں کی گالیاں سہنا۔ ہاں یہہ محبت کا ثبوت ہے چند دن گذرے کرواگے نامی ایک گانوں میں جانے کا اتفاق ہوا یہہ ایک چھوٹا سا گانوں ہے اور جو جو صفتیں دیہات کو نصیب ہوتی ہیں مثلاً جہالت غلاظت شرارت وغیرہ ایسی صفتوں کی حصّہ داری میں یہہ گانوں اگر گرد نواح کے اور گانوں پر فوقیت نہیں رکھتا تو برابر تو ضرور ہی ہوگا۔ یہاں ایک مس صاحبہ بنام مس ستی تھیڈی تشریف رکھتی ہیں۔ بہت سن رسیدہ ہیں بہت لاغر اور اکثر بیمار رہتی ہیں۔ تو بھی اپنی محبت کو اُن لوگوں سے محبت کر کر کے ثابت کر رہی ہیں جنکو ہندوستان کے پُرانے مذاہب چھونے تک کی اجازت نہیں دیتے۔ دوپہر کو جب سورج سمت الراس پر ہوتا ہے اور گرمی کا بازار گرم ہوتا ہے یہہ مس صاحبہ محبت کے جوش سے معمور آرام کی ٹھنڈک سے بھولی ہو کر قرب وجوار کے دیہات میں متاع نجات کا پیام مفت دینے جاتی ہیں۔ لوٹ آنیکے وقت گانوں کے مرد وعورت جنکی حرکات وسکنات نشست وبرخاست لباس و پوشاک کی اگر تصویر کھینچکر دکھائیں تو شائد ہمارے عالی دماغ ناظرین ناک چڑھا بیٹھیں (عجیب عجیب سی بیماریاں لئے ہوتے ہیں اور نہایت بے ساختہ اور بے تکلفانہ لہجے میں چاروں طرف سے پکارتے ہیں "مس سا دیا دے" "ٹھنڈیل بی دے" اس پچھلے دے پر خوب زور دے دیکر یہہ جملہ بولتے ہیں۔ مس صاحبہ نے ان لوگوں سے اسقدر اتحاد اور تعارف پیدا کیا ہے نہیں گویا ایسا قریبی رشتہ پیدا کیا ہے کہ اگر کسی لڑکے کو کوئی اور لڑکا سکول کیوقت کے پہلے یا بعد بھی مارتا ہے تو وہ شکایت لیکر اپنے والدین کے پاس نہیں جاتا بلکہ انکے پاس آکر اپنی مشکل بیان کرتا ہے۔ "ماما ایں مینوں ماریا" راہ ورابطہ آمد ورفت ان لوگوں کی مس صاحبہ کے ہاں بعینہ ایسی ہے جیسے رشتہ داروں کی رشتے داروں کے ہاں ہوتی ہے +

ہر کوئی جو سچے الہام پر ایمان لا چکا ہے اسکا یہی خاصہ ہے کہ وہ اپنے ابنائے جنس کو تکلیف اور دکھ اُٹھاکر فائدہ پہنچاتا ہے۔ یہہ تمام خوبیاں اور نیک اوصاف صرف الہام اور سچے الہام کو ہی ملنے سے نصیب ہوتی ہیں۔ پس اے عزیزو انجیل کو قبول کرو اور اُسپر ایمان لاؤ +

راقم۔ طالب الدین از لاہور۔

مسیحی میلا کوٹلی باجوہ

متصل نارووال

ہمارے مُلک ہندوستان میں جسقدر میلے ہوتے ہیں۔ وہ قریبًا سب مذہبی ہوتے ہیں۔ جن جگہوں میں ہوتے ہیں۔ وہ یا تو بڑے بڑے تیرتھ ہیں۔ یا فقیروں کی جگہیں یا قبریں ہیں۔ اگرچہ یہہ صورت ہے۔ تاہم جسقدر گناہ اور بُرائیاں ان میلوں میں ہوتی ہیں۔ ذکر کرتے بھی شرم آتی ہے۔ لوگ دور دور جگہوں سے جاتے آتے ہیں۔ پاپ اُتارنیکے بجائے اور پاپ سے ظرف بھر کر آتے ہیں۔ جنہوں نے ایسے میلے دیکھے ہیں۔ وہ انکی کیفیت سے بخوبی واقف ہیں +

لیکن شکر خدا کا جسنے اس ملک تاریک میں حقیقی نور کو چمکایا یا کہ وہ تاریکی کے کام چھوڑکر نور کی پیروی کریں۔ جیوں جیوں انجیل کی روشنی منور ہوتی جاتی ہے۔ تیوں تیوں یہہ بُرائیاں بھی کم ہوتی جاتی ہیں۔ ایمانداروں کیواسطے بڑی خوشی اور اُمید کا محل ہے +

جسقدر مسیحی دین کی ترقی اس ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ ہندوستان کی کسی اور جگہہ میں نہیں ہوگی۔ یہہ خدا کی برکت ہے۔ اور ایمانداروں کی ہمت۔ یہہ ترقی دیکھکر پادری بیٹمن صاحب کے دل میں خدا نے حوصلہ دلایا کہ وہ ایک پاک مسیحی میلہ کی بنیاد ڈالیں چنانچہ گذشتہ سال میں شروع ہوا۔ اور اب سال بعد دوسری دفعہ ۲۹ و ۳۰ نومبر کو یہہ میلا دو دن رہا۔ جیسا ہر ایک کام کے شروع میں ہوا کرتا ہے۔ ایسی بہت رونق تو نہ تھی جیسی ہندوؤں اور مسلمانوں کے میلوں میں ہوا کرتی ہے۔ تاہم پاکیزگی بھلائی خوبی کے خیال سے اچھی رونق تھی۔ روحانی ترقی کا خیال عمدہ تھا۔ چاروں طرف جا بجا مسیحی پھرتے دکھائی دیتے تھے سیالکوٹ۔ امرتسر۔ اجنالہ کے مسیحی بھی رونق افروز میلہ تھے امرتسر سے ڈاکٹر کلارک اور یو پی مشن سیالکوٹ سے دیسی مسیحیوں کے علاوہ دو مس صاحبان ظفروال سے تشریف لائی تھیں۔ تنبو اور چھولداریاں استادہ تھیں۔ دینی چرچے اور منادی ہوتی رہی۔ میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان دونوں کی کیفیت الگ الگ مختصر طور پر ہدیہ ناظرین نور افشاں کروں۔ اور اُنکو دکھاؤں کہ مسیحی میلے اور غیر اقوام کے میلوں میں کیا فرق ہے +

۲۹۔ تاریخ صبح لوگ آنے شروع ہوگئے۔ ڈھول بج رہا تھا۔ مشنری صاحبان اپنے تنبوؤں سے سر نکال نکال کر دیکھ رہے تھے۔ جب دن گرم ہوا۔ تو میلے کی جگہہ میں اچھی رونق دکھائی دینے لگی۔ دیہات کے مشن سکولوں کے طلبا جو ششماہی امتحان پر انعام کے مستحق تھے۔ وہ بھی آگئے مسیحی بھائی خنجری ڈھولک بجاکر ناچتے کودتے تھے۔ خوب مسیحی بھجن گاتے اور خوش ہوتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ دیہاتی مسیحیوں کی اس خوشی اور ناچ کود دیکھکر کئی ایک معزز شہری مسیحی بھی اُنمیں شامل ہوگئے۔ گیت عمدہ گاتے تھے۔ مگر پنجابی

جیسے "چل چھڈ دے قبروی سیوا - مُردے کیہ دینا" چھیاں قراں بنیاں - جھوٹیاں ہیراں دیاں - منادی بھی ہوتی رہی - پھر لڑکوں کو پادری بیٹمن صاحب نے انعام تقسیم کیا انعام میں لُنگیاں پگڑیاں چاقو کھیل کی چیزیں تقسیم ہوئیں ایک طرف تو یہہ حال تھا - دوسری طرف مس کیچ پول صاحبہ مسیحی لڑکیوں اور عورتوں کو کپڑے وغیرہ تقسیم کر رہی تھیں - قریبًا ستر عورتوں کو جنہوں نے کلام الہی سے کچھ سنایا انعام دیا - پھر لڑکوں کی دوڑ ہوئی - اسمیں بھی انعام دیئے گئے - قریبًا شام تک یہی کام ہوتے رہے - غیر اقوام سے بھی بہت لوگ تھے - چونکہ سردی بباعث دریا راوی بہت تھی شام ہوتے ہی لوگ اپنا سر چھپانے کی فکر میں ہوگئے - ادھر اُدھر دوں میں چلے گئے - تاہم رات کو آٹھ بجے بندگی میں اڑھائی سو مسیحی سے زیادہ شامل تھے - اور قریبًا ایک سو سے زیادہ غیر اقوام ہونگے - پادری بیٹمن صاحب نے بندگی کروائی - اور شیرینی تقسیم کی گئی +

اُسوقت ایک عجیب لطف کا کھیل ہوا - یہہ کھیل تھیٹر کے طور پر تھا - سب لوگ بیٹھے تھے - مشنری بھی بیٹھے - چند جوانوں نے ایک مصنوعی جنگ کیا - ایک کی ٹانگ توڑی - ایک مصنوعی تھانہ دار کے پاس مقدمہ پیش ہوا - وہاں عجیب کارروائی ہوئی - ڈاکٹر کلارک کے پاس زخمی کھڑے گئے - لیکن پولیس نے خوب ہاتھ گرم کئے - قریبًا دو سو روپیہ رشوت لی - پھر مقدمہ ایک مصنوعی تحصیلدار کے ہاں پیش ہوا تحصیلدار صاحب نے بھی غالبًا پانچ سو روپیہ رشوت لیا - اور چھوڑ دیا غرض کہ بددیانت حاکموں اور عہدہ داروں کا خوب خاکہ اُڑایا - اسمیں یہہ بھی دکھایا گیا کہ کسطرح ذرا ذراسی بات پر دیہات کے جاہل زمیندار لڑتے جھگڑتے اور عدالتوں میں اپنی مٹی پلید کرواتے - اور جھوٹے گواہ کسطرح بنتے اور بنائے جاتے ہیں - مشنری صاحبان اور زمیندار وغیرہ بہت محظوظ ہوئے اسکے بعد میجک لالٹین کا تماشا دکھایا گیا +

۱۳ تاریخ انگریزی باجا منگوایا گیا - پہلے تو فتح گڈھ مشن سکول اور نارووال مشن سکول کا کرکٹ میچ ہوا نارووال نے ایک ہی اننگ میں فتح گڈھ پر فتح حاصل کی +

پھر پہلوانوں کی کشتی ہوئی - اور انعام تقسیم ہوئے - پھر اور کھیل کود ہوتی رہی - گیت گاتے بجاتے رہے - چند مسیحی جوان بھی کشتی میں شریک تھے - غرض کہ نہی خوشی پاکیزگی کے ساتھ میلا ختم ہوا - سوائے ایک شخص کے کسی کے مُنہہ سے کوئی گندہ لفظ نہیں سُنا گیا - اُس شخص کیواسطے شرم کی بات ہے - نام لینے کی کیا ضرورت وہ سمجھ لیگا - اور آئندہ احتیاط رکھیگا +

آخر میں ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم برکت دیوے - اور اس میلے کو روز افزوں ترقی بخشے - آمین

راقم واعظ

بھائی گنج لعل کا اصطباغ

۱۰ نومبر ۸۹ء کو لالہ گنج لعل بٹالہ انارکلی میں تشریف لائے اور پادری وائٹ برنچیٹ صاحب سے بپتسمہ کے واسطے درخواست کی اس سے پیشتر بارہا انہوں نے التجا کی کہ مجھے مسیحی کلیسا میں شامل کیا جاوے - مگر صاحب موصوف بدین خیال توقف فرماتے رہے کہ وے پہلے خوب آزمائے جاویں - آخرالامر جب پادری صاحب نے اپنی تسلی کرلی - تو اسوقت انکی درخواست قبول کی - اور قریب چار گھنٹے اصطباغ کے پیشتر انکے والدین کو خبر دیدی کہ "تمہارا لڑکا ہمارے پاس عیسائی جماعت میں شامل ہونے کے لئے آیا ہے اگر آپ کو کچھ سمجھانا ہو تو اب موقع ہے" انکے والدین سنتے ہی انکے پاس پہنچے اور اپنے فرزند کے قدموں پر گر پڑے اور رو رو کے منت کی کہ ہمارے ساتھ واپس چلو لالہ گنج لعل نے کہا کہ میں آپکا فرزند ہوں اور آپ کی تابعداری میری عین سعادت ہے - لیکن سب سے پہلے مجھے خدا کا حکم ماننا ضرور ہے اسوقت سبھی اس ماجرے کو دیکھ کر متحیر تھے - کہ لوگ دنیاوی عیش و عشرت بخوشی ترک کرکے جسمانی ذلت اور دُکھ اُٹھانیکے لئے کیسے مستعد ہو جاتے ہیں - میرے خیال میں معجزے کے وجود کے منکروں کو مسیحی مذہب کی اس تاثیر پر بغور سوچنا لازم ہے +

الغرض ۱۰ نومبر چار بجے شام کے بھائی موصوف کا اصطباغ ہوا - اُس وقت گرجا اور اُسکے احاطہ میں سیکڑوں آدمی جمع تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ اُسکو زبردستی واپس لے جاویں چنانچہ انمیں سے کئی ایک آدمی جوش میں آکر گنج لعل پر ٹوٹ پڑے کہ اُسے کھینچ لے جاویں - مگر خدا کے فضل سے ناکامیاب رہے +

بھائی گنج لعل ہر ایک بھائی سے درخواست کرتے ہیں کہ میرے واسطے دعا کرو اور اسیطرح سے میں اپنے مسیحی ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وے بھائی موصوف کے لئے خاص دُعا کریں کہ خدا اُنکو سب آزمائشوں میں قائم اور مضبوط رکھے +

راقم - ف - م - از بٹالہ -

مَنقولات

ماہ نومبر ۹ تاریخ ۱۸۸۹ء مدت تک ملک ہند میں اس امر کیواسطے یادگار رہیگا کہ پرنس البرٹ وکٹر صاحب بہادر جنکی نسبت گمان ہے کہ وارث تخت ملک انگلستان ہونگے مقام بمبئی میں وارد ہوئے شہزادہ باوقار ایسے ایام میں تشریف لائے ہیں کہ ملک میں ہر صورت سے امن ہے کہ اس ملک کی اُس ترقی پر نظر کریں جو شایستگی کے بارہ میں ہو رہی ہے کہ اس ملک کے دستور کیسے اور لوگ کسطور پر خاطرداری سے پیش آتے ہیں ہر صورت سے انتظام کیا گیا تھا کہ آپکی آمد کا استقبال بڑے تکلف کے ساتھ کیا جائے - کل شہر میں تعطیل تھی لوگوں نے سڑکوں پر ادہر اُدھر گلدستے لگا رکھے تھے گھروں میں تصاویر اور نشان اور جھنڈے عجیب طرح سے لگے تھے اور سب اُس جہاز کے منتظر تھے جسپر شہزادہ صاحب سوار تھے بہت لوگ جو استقبال کو آئے رہ نہ سکے اسلئے کہ جہاز انتظار سے کچھ عرصہ

دیر میں آیا تسپر بھی عجیب مجمع تھا ✠

پرنس البرٹ وکٹر صاحب بہادر جو پرنس آف ویلس کے سب سے بڑے بیٹے ہیں ماہ جنوری ۸- تاریخ ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئے اب اُنکی عمر قریب چھبیس برس کے ہی ✠

اس غرض سے کہ وے کسی زمانہ میں تخت پر بیٹھیں گے اُنکی خوب تعلیم او رتلقین ہوئی اپنی کل اس عمر میں اُنہوں نے عیش ہی نہیں کیا بلکہ اپنے بھائی پرنس جارج کی ہمراہی میں جہاز کے محکمہ میں خدمت کی آپنے کمبرج میں تعلیم حاصل کی جو ہر صورت سے عمدہ ہی آپ کو گھوڑے پر چڑھنے کا بڑا شوق ہی اور اپنی طبیعت اسطرف ایام کالج ہی سے ظاہر کی اور اب بھی وے شہسوار کے ہیجر ہیں ✠

شہزادہ کو جب تاج کی یاد آتی ہوگی تو ضرور ایک قسم کا رنج ہوتا ہوگا- کیونکہ ملکہ معظمہ اور پرنس آف ویلس صاحب بہادر کی حیات میں آپ کسی صورت سے حاصل کر نہیں سکتے ✠

جس حال کہ کسیطرح کے شاہی تمغہ وغیرہ آپ کے پاس موجود نہیں- کیونکہ وے ابھی انہیں پہن نہیں سکتے تسپر بھی دوسرے ملک کے لوگ آپ کو عزت دیتے ہیں یہہ نہیں کہ وے اب کسی درجہ پر پہونچے اور کہ اب وے کسقدر جہ پر ہیں جیسے کہ لڑکے کی نسبت خیال ہوتا ہی کہ کسی زمانہ میں پورا مرد ہوگا اسی طور ہر شہزادہ کو دیکھکر خیال گذرتا ہی کہ یہہ بھی کسی دن بادشاہ ہوگا پریزیڈنٹ گارفیلڈ صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک ایک لڑکے کے روبرو اپنی ٹوپی اوتارنا چاہتا ہوں اسلئے کہ نہ معلوم انمیں کون اعلیٰ مرتبہ حاصل کرے- اب شہزادہ کی نسبت اُمید کیجاتی ہی کہ وہ بادشاہ ہوگا اسی طور پر ہر لڑکے کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے- کہ دیکھئے ہیں کس عہدہ پر پہنچیں ✠

پر پرنس البرٹ وکٹر صاحب بہادر بادشاہ ہونے سے کہیں بڑھکر لقب کے مستحق ہیں کیونکہ وے ملک انگلستان کی عیسائی کلیسیا کے سر ہیں لہذا اب ڈی فنڈر آف دی فیتھ کہلائینگے- وے لوگ اس امر کو یاد رکھیں کہ جو آپ کے لئے نہرست کاموں کی بنائیں اسبات کو بھول نہ جائیں کہ وے عیسائیوں کیجانب سے غیر مذہب فریقوں میں بطور ایلچی کے جاتے ہیں چونکہ ایک دن آپ کو اس امر کی قسم کھانی پڑے گی کہ میں عیسائی مذہب کی محافظت کرونگا تو کیا یہہ بہتر نہیں کہ ابھی سے وے اسپر لحاظ کریں بہت سے لوگوں کو رنج شدید ہوگا اگر وے دیکھیں گے کہ شہزادے سبت کے دن کا لحاظ نہیں کرتے ہیں- اور کہ اُس دن سفر کرتے اور تماشوں وغیرہ میں شریک ہوتے جسطرح کہ پرنس آف ویلس چودہ برس گذرے اس ملک میں اکثر شریک ہوئے تھے- اس موقعہ پر آپکے چال چلن سے نوجوانوں پر بڑا اثر ہوگا- ایسا نہ ہو کہ وے صرف نظر ہی سے ملک ہند اور ملک برہما کو دیکھیں پر ایسا ہو کہ وے بخوبی لوگونکے اخلاقی اور مذہبی معاملوں کو سمجھیں ✠

یہہ کم دیکھنے میں آیا ہی کہ جب بیٹا اور پوتا بھی جوان ہو کہ کسیطرح کی اُمید پوتے کے تخت نشین ہونیکی باقی رہے جس حال کہ اُمید ہی کہ دادی بہت دنوں تخت پر بیٹھیگی- خوشی کی بات ہی کہ ملکہ معظمہ کی عمر اب چھتر برس کی ہی اور ترپن برس سلطنت کو بھی ہوگئے تسپر بھی وے بخوبی حق سلطنت کو انجام دیتی ہیں اگر آگے کو پرنس آف ویلس یا پرنس البرٹ وکٹر تخت پر بیٹھیں یہہ امر سب جانتے ہیں کہ برابر سب عقلمند اور نیک بادشاہوں اور بادشہزادوں کا سلسلہ قائم رہیگا ✠

نیشنل کانگرس

مسٹر بریڈلا ممبر پارلیمنٹ کی ۲۸- نومبر ۱۸۸۹ء کی روانگی از لنڈن- بعزم شمولیت جلسہ کانگرس کے حالات (جو اواخر دسمبر ۱۸۸۹ء میں بمبئی میں منعقد ہونیوالا ہی) ناظرین نے وقتاً فوقتاً ہمارے گذشتہ پرچوں میں مطالعہ فرمائے ہونگے- مگر معلوم نہیں- کہ مسٹر بریڈلا جو محض اس مقدس جلسہ کی شمولیت کی دھن میں باایں ہمہ سخت علالت طبع ولائت سے دعا وا بولکر ہندوستان میں آئینگے- تو آکر بنا ئینگے کیا؟ ہندوستان کی تو قریباً کل اقوام وقتاً فوقتاً اُسسے تبرا کرچکی ہیں- اور کرتی جاتی ہیں گنتے جائیں ✠

(۱) مسلمان سب کے سب اس مقدس کانگرس سے ازابتدا تا انتہا الگ تھلگ رہے ہیں اور رہینگے ✠

(۲) بہادر قوم خالصہ (سکھ) اس کانگرس سے بیزاری ظاہر کرچکے ہیں ✠

(۳) عیسائیوں کی علیحدگی کوئی چھپی ڈھکی ہی نہیں ✠

(۴) بمبئی کے پارسی علی الاعلان کانگرس کی مخالفت کا اظہار کرچکے ہیں

(۵) بنگال اور صوبہ جات اودہ والہ آباد- جہاں کانگرس کا بڑا زور شور ہی- وہاں کے تمام عالیجاہ مسلمان و ہندو تعلقہ دار رؤسائے اعظم- اور اعلیٰ طبقہ کے زمیندار- اس کانگرس کے مخالف ✠

(۶) صوبہ پنجاب خصوصیت کے ساتھ- کانگرس کے نام کا دشمن ✠

(۷) تمام ہندوستان کے والیان ریاست دیسی- اور جمیع بیشتر عہدہ داران سرکاری- اور معززین و ناموران ملک- ایک اور ایک کانگرس کا نام سنکر ہزار کوس بھاگنے والے ✠

(۸) رہی سہی قوم مرہٹہ نے بھی اب یہہ رزولیوشن پاس کردیا کہ اس مہمل کانگرس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں تو معلوم نہیں کہ پچیس ۲۵ کروڑ کی آبادی کے برخلاف سات آٹھ سو یا ہزار آدمی کانگرس کی موافقت میں چھاتی پر ہاتھ مار کر کیا بنا سکتے ہیں؟ ہم یہہ نہیں کہتے کہ رعایا اپنی عادل گورنمنٹ حقوق بخش گورنمنٹ- رفاہ جو گورنمنٹ- انصاف پرست گورنمنٹ سے عرض حاجات نہ کریں- نہیں شوق سے کریں- اور ضرور کریں- خدا اور بادشاہ سے مانگنا کسی کسر شان میں داخل نہیں- اگر ہم گورنمنٹ سے ہی نہ مانگیں تو پھر مانگیں کس سے؟ لیکن ادب اور تعظیم کے ساتھ حفظ مراتب کا لحاظ رکھکر جسطرح ایک سچا جان نثار عبودیت شعار عرض کیا کرتا ہی کہ اگر کچھ مل گیا تو اُنکے مراحم خسروانہ اور پرورش خداوندانہ میں داخل سمجھا گیا- اور نہ مل گیا تو خیر آج نہیں کل سہی- پھر سہی پھر سہی ✠

نہ یہہ کہ کانگرس نکال کھڑی کی - سرکار کے مقابل ایک نہلشتی جھنڈا کھڑا کردیا - یہہ آئرلنڈیوں کی کارروائیاں اُنہیں کو سلامت رہیں - ہم نہ اس قابل ہیں نہ یہہ ہم سے ہو سکتی ہیں - اور جو ذرا غور کرکے دیکھو تو آئرلنڈیوں نے کیا بنا لیا ہے - جو کوئی دوسرا بنا لیگا پٹ رہے ہیں - مر رہے ہیں - بڑے بڑے لارڈ جیلخانوں میں ٹھک گئے - خاک میں مل گئے ہاں یہہ امر دیگر ہے کہ ڈھٹائی سے اپنا ہٹ پیٹتے رہیں +

بھلا یہہ بھی کوئی بات ہوئی - کہ اگر ایک دفعہ بھی کوئی عرض مقرون اجابت نہ ہوئی - تو مقابلہ کرنے کو چھاتی تانکر کھڑے ہو گئے - خدا ہندوستانیوں کو اس آفت سرکشی سے محفوظ ہی رکھے جو اپنے مذہبی اعتقاد سے اپنے بادشاہ کو ظل الہی اور خلیفۃ اللہ مانتے ہیں - اور اُسکی پوری اطاعت اور جان نثاری اپنا ایمان و دھرم سمجھتے ہیں + آفتاب

کانگرس اور مسٹر ہیوم

اخبار مارننگ پوسٹ الہ آباد نے چند روز قبل مسٹر ہیوم کی اُس چٹھی کا خلاصہ چھاپا تھا جو اُنہوں نے نیشنل کانگرس کی مختلف کمیٹیوں کو خفیہ طور پر اسبارہ میں لکھی تھی کہ اگر انگلستان کے خرچ کا کوئی شخص اس دفعہ ذمہ دار نہ ہوا تو میں کانگرس سے علیحدہ ہو جاؤنگا - اسپر بعض اخباروں نے مارننگ پوسٹ پر افترا پردازی کا الزام لگایا - لیکن اُس نے اپنی بریت کے لئے پوری چٹھی پنجشنبہ کے پرچہ میں شائع کردی +

مختلف واقعات

انگلستان کی مکتی فوج نے اپنے کھانے وغیرہ میں خوردنکاری کرکے اس قدر وصول کرلیا کہ کمشنر بوتھ ٹکر سے ہوائے افسروں کے - جنمیں کپتان ٹالن باش ایم اے گریجویٹ کیمبرج گرٹن کالج بھی شامل ہیں ہندوستان میں کام کرنیکے لئے آتے ہیں - کانگرس حال میں اُنکی وداعی کا جلسہ ہوا اور اُنکی کامیابی کے لئے دُعائیں کی گئیں - جو ہندوستان میں کام کرنیوالے تھے ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے تھے + مخزن

بزرگ جارج مر صاحب اگرچہ بہت ضعیف ہیں تو بھی سال گذشتہ میں اُنہوں نے دُنیا کے متفرق مقاموں کا گشت کرکے ۱۲۰۸ پادریوں کے ساتھ شریک ہوکے اُنکے کاموں میں مدد دی + منہ

حبرون (پالسٹین) میں قریب ۱۲۰۰۰ آدمیوں کی آبادی ہے - انمیں قریب ۲۰۰۰ یہودی ہیں - ان یہودیوں میں ایک پروٹسٹنٹ کرسٹین مشن کھولا گیا ہے جو ڈی سی جوزف صاحب کے ماتحت ہے جو ایوانجیلیکل مشن آف اسرئیل کے سپرنٹنڈنٹ ہیں + منہ

وِشرڈ صاحب نے دو ہفتے تک جاپان کے کالجوں کے طلبا کو وعظ و نصیحت کی اور خدا نے اُنکے کلام کو ایسا موثر کیا کہ ۱۰۲ طالب العلم بپتسما پاکر مسیحی ہوئے - صاحب موصوف کا ارادہ ہے کہ ہندوستان میں آکے یہاں کے کالجوں کے طلبا کے درمیان بھی کام کریں + منہ

اہل ہند اور انگلستان کا رشتہ اتحاد دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے - "ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سرگذشت" جسے ڈاکٹر بی ایچ بیڈلی صاحب کی میم صاحبہ نے تصنیف کیا ہے ایسی عام پسند کتاب ہے کہ اُسکی ۱۰۰۰۰ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں + منہ

دریائے نیل کی وادی کے قرب و جوار اسکندریہ سے لیکر پہلے آبشار تک ۹ مشن اسٹیشن اور ۷۰ سنڈے سکول ہیں جنمیں ۱۷۰۰ طالب العلم پڑھتے ہیں - بورڈنگ اور زنانہ سکولوں میں ۲۰۰۰ لڑکے ہیں - گذشتہ سال ۱۲۶۵ بائبلیں فروخت ہوئیں - اور ہنوز لوگ پاک کلام اور مذہبی کتابوں کے خواہشمند ہیں + منہ

ڈاکخانہ دہلی میں ایک عجیب چالاکی ہوئی - کسی بدمعاش خانساماں نے دو سو روپیہ بذریعہ تار ایک رئیس باشندہ دہلی کے نام سے طلب کئے اور ڈاکخانہ میں جاکر آپ وصول کرلئے جب اُس شخص کو معلوم ہوا کہ میرے نام سے کسی شخص نے دہلی میں دو سو روپیہ وصول کئے ہیں اُسنے ڈاکخانہ میں آکر استفسار کیا اُسوقت یہہ حال کُھلا - اب خانساماں صاحب ماخوذ ہیں یقین ہے کہ اپنے کیفر کردار کو پہنچینگے + شمالہ

کانگرس میں روز بروز نفاق زیادہ ہوتا جاتا ہے پانچ سال کے بعد جلسہ کانگرس منعقد کرنیکا مسئلہ پُر از مباحثہ ہے - مسئلہ امداد زر بھی پیش ہے - اور اب کانگرس والوں میں اس امر کی نسبت بالکل اتفاق نہیں ہے کہ ہر ایک کانگرس میں اپنی توجہ اُس مسئلہ کی جانب رجوع کریں جس تجویز کو مسٹر ہیوم نے پیش کیا ہے ہم اس جنٹلمین کے واسطے تہ دل سے اظہار افسوس کرتے ہیں + منہ

سر رچرڈ ٹمپل نے اپنے ایک لکچر میں بیان کیا کہ ہندوستان کے پولٹیکل معاملات پر بحث کرنیوالے جو ہوس آف کامنس میں پارٹی کے مسائل پر بحث کرنیکے آرزومند ہیں یہہ دیسی اغراض کے لئے نامعقول اور خطرناک ہے اُنہوں نے تجارت افیون کی تائید کی اور قانون امراض متعدی کی تنسیخ کو مذموم کہا + سراج

قسطنطنیہ ۲۶ نومبر یہاں کا ایک لوکل اخبار لکھتا ہے کہ جہاز موسومہ انڈیا جسمیں پانچ سو مور قوم کے حاجی سوار تھے جزیرہ اجین میں تباہ ہوگیا صرف تین آدمی بچے ہیں + منہ

موضع چاکسو راج جیپور میں ایک ڈاکٹر نے بشراکت چند دیگر اصحاب ایک لڑکے کو خوجہ بنا دیا - چنانچہ بحکم صاحب رزیڈنٹ بہادر ڈاکٹر کو ۱۴ سال کی سزائے قید ہوئی اور اُنکے شرکا میں سے ایک شخص کو دس سال کی اور دو ملزموں کو سات سات سال کی قید ہوئی + کوہ نور

مہدیوں نے امین پاشا کو بھاری اعزاز پیش کرنیکے اپنے ساتھ ملانیکی ترغیب و تحریص دلائی +

لالہ جسونت رائے صاحب ملازم قدیم ریاست پٹیالہ جنہوں نے انبالہ میں ایک اخبار شائع کرنا شروع کیا تھا آپکے غبن کے مقدمات زیر تجویز ہیں جنکی تحقیقات ایک کمیٹی کے اجلاس میں ہو رہی ہے + آفتاب

گنجام (صوبہ مدراس) کے صاحب کلکٹر نے طوفان بارش کی نسبت رپورٹ کی ہے کہ درخت تباہ ہو گئے۔ سڑکیں بہ گئیں۔ اور تمام ملک میں جل تھل ہو گیا ہے۔ فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے + منہ

اُودے پور کی خبر ہے کہ ایک مہاجن کے ہاں دس ہزار کی چوری چار چوروں نے مل کر کی چند روز بعد تقسیم مال کے وقت ایک حلوائی نے جو اُن چوروں میں مقدم تھا کہا کہ آؤ پہلے گوٹ ضیافت کہیں چلکر کریں۔ چنانچہ حلوائی نے لڈو تیار کر کے اُنمیں سنکھیا ملا کے تینوں ساتھیوں کے آگے رکھے اور آپ بے سنکھیا کے لڈو لیکر کھانیکو بیٹھ گیا دو شخصوں نے قے کی اور بچ گئے مگر تیسرا شخص جب مرنے لگا تو پکارنے لگا کہ ہم چاروں نے فلاں مہاجن کا مال چُرایا تھا وہ سب اس حلوائی کے پاس ہے اور ہم لوگوں کو زہر دیا ہے یہہ کہکر مر گیا حلوائی دائم الحبس کیا گیا +

ریواڑی میں سردار مل جو کبھی راج کے مندر میں چوری ہو لیی۔ پجاری کے کپڑے تھے اور برتن اور خود ٹھاکر جی چوری ہو گئے۔ پجاری روتا پھرتا ہے۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ مورتی پوجنے والے سمجھیں کہ ٹھاکر جی سردی کے مارے پجاری کے کپڑے تھے لیکر خود ہی چمپت ہو گئے +

اجمیر ۳۰ نومبر کی شام کو نیٹو ریڈنگ کلب میں دو چار سکول کے طلبا وغیرہ اس لئے جمع ہوئے کہ ہم بھی کانگرس میں لہو لگا کے شہیدوں میں مل جائیں۔ بہتیرے یار لوگ بمبئی جانیکو تیار ہیں + راجپوتانہ

مسٹر ہیوم نے نیشنل کانگرس سے خفا ہو کر غل مچایا ہے کہ شاید ہم لوگ خطا پر تھے اور وہی لوگ سچے تھے جو کہتے ہیں کہ ہندوستان سلف گورنمنٹ کے قابل نہیں ہے +

رہتک کے ہندو مجسٹریٹ پر ایک متعصب مسلمان نے حملہ کیا۔ اس کا نام یوسف ہے اُسنے راہ میں مجسٹریٹ پر جوتا پھینکا اور لاٹھی ماری تیسرے دن گرفتار کیا گیا۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے +

ایران میں بھیک مانگنے والے بہت ہیں یہودیوں کی یہہ تمیز حکماً رکھی گئی ہے کہ جا ہے وہ نیا لباس پہنیں مگر ایک پُرانا ٹکڑا کپڑے کا اُنکے سینہ پر رہتا ہے۔ آتش پرستوں کا لباس خاکی ہے +

جہان آباد سے تین ہندو ہو گلی کی عدالت سشن کو دورہ سپرد ہوئے انمیں سے ایک نے اپنی بی بی کو جو لڑکی تھی گرم لوہے سے داغ داغ کر مار ڈالا +

نیمچ نامہ نگار مخبر ہیں کہ ۲۱۔ نومبر کو یہاں سے ایک تکیہ والا ایک ۱۴ سالہ محمدی لڑکی کو لیکر بھاگا۔ اُسکے والدین نے چار طرف ٹیلیگرام بھیجدیئے۔ پس تکیہ والا فتح آباد کے سٹیشن پر گرفتار ہوا۔ اس طامع نے زیور کے لالچ سے لڑکی کو معجون کھلا دی تھی ملزم زیر تحقیقات ہے +

کلکتہ کا اخبار بہار بتھ مترہ ۲۸ نومبر ناقل ہے کہ یہہ امر قرار پا گیا ہے کہ دیانندیوں سے جو کوئی میل اپ رکھیگا تو سناتن دھرم سے خارج کیا جائیگا۔ اسی بہت سے دیانندیوں نے سماج میں استعفا داخل کیا +

کٹھور علاقہ الور میں رات کو ایک فقیر کے تکیہ میں آگ لگ گئی فقیر تو جاگ کر بھاگ نکلا مگر عورت سوتی رہی اور جلکر خاک ہو گئی +

ایک تعلیم یافتہ بابو کی کرتوت۔ جو ریلوے وغیرہ محکموں میں نوکر رہ چکا ہے اپنی سوتیلی ماں کو بری طرح قتل کیا۔ اسکا باپ مر گیا تھا جسکے کریا کرم کے لئے سوتیلی ماں سے کچھ زیور مانگا اُسنے دینے سے انکار کیا۔ ایک دن جب وہ نہا دھو کر تلسی کی پوجا کر رہی تھی۔ بابو صاحب نے پیچھے سے آکر ایک آہنی اوزار سے دو چار وار ایسے کئے کہ اُس بچاری کا کام تمام کر دیا۔ پولیس نے اُسکو گرفتار کر لیا اب مقدمہ ہو رہا ہے۔ یہہ بنگالی تہذیب کا نمونہ ہے +

جمرود میں دو مسلمان آفریدی راستہ چلتے مارے گئے چونکہ قاتل نے ناک اُوڑا دینے کے علاوہ اُنکے جملہ اعضا کاٹ کاٹ کر الگ پھینک دیئے نہ تو مقتول شناخت ہوتے ہیں اور نہ قاتل کا پتہ ہے +

پشاور تھانہ رستم متصل سرخ ڈھیر معز اللہ خان سارجنٹ بورڈر پولیس نے سڑک پر ایک مقتول کو پڑا دیکھا جسکے ہاتھ میں ایک چھوٹا چھُرا تھا اور اُسکی انگوٹھی سے جو ہاتھ میں پہنے تھا اُس کا نام محمد خان معلوم ہوا جو قرینہ سے کسی رسالہ یا پلٹن کا ملازم معلوم ہوتا ہے۔ قاتل کا پتہ نہیں تحقیقات شروع ہے +

فرانس میں دستور ہے کہ ہر ایک اخبار کے کارخانہ میں ایک شخص ایسا ملازم ہوتا ہے کہ جسکو گیرنٹ رسپونسیبل کہتے ہیں اس کا صرف یہہ ہی کام ہوتا ہے کہ جب کسی معاملہ میں اخبار پر لائبل ہو جائے تو وہ شخص ایڈیٹر کے بجائے جیلخانہ کو چلا جاتا ہے حالانکہ اُسنے اخبار کا ایک لفظ نہیں لکھا مگر وہ اقرار کرتا ہے کہ فلاں امر میںنے لکھا ہے اور قید ہو جاتا ہے۔ ایسے ملازموں کو سالتمام میں سو پونڈ سے ۲۰۰ تک تنخواہ دیجاتی ہے

گورنمنٹ ٹراونکور نے بھی بہ تقلید مدراس گورنمنٹ مشتہر کیا ہے کہ اُسکے کسی محکمہ میں کوڑھی آدمی کو مستقل یا عارضی کوئی نوکری نہ دیجائیگی +

اخبار ٹیمس کے اسپشل کارسپانڈنٹ کپتان چارلس نارمن صاحب ہندوستان میں وارد ہوئے ہیں۔ وہ خاصکر دیسی ریاستوں میں دورہ کرینگے اور اُنکی فوجی ستعد و انتظام کا بیان لکھیں +

امرتسر ۲ دسمبر ۱۸۹۹ء ان دنوں امرتسر میں پادری اے۔ جی۔ نارمن صاحب کے چرچ مشن سے علیحدہ ہونیکا تذکرہ سُنا جاتا ہے۔ پادری صاحب موصوف نے اپنا تعلق چرچ مشن سوسائٹی سے منقطع کر لیا۔ اور استعفا بھیج دیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صاحب نے جو کچھ کیا بڑے غور د

مکروتاقل اور دُعا کے ساتھ کیا۔ انہوں نے اپنی کانشنس کی ہدایت کو تمام دیگر اغراض پر ترجیح دی۔ امرتسر کے مسیحی اور خصوصاً مشن سکول کے طلبا اور اُستاد صاحب کی مفارقت سے نہایت غمگین ہیں +

ایک نئے مشنری پادری میکنزی صاحب ولایت سے تشریف لے آئے ہیں۔ جو پادری نارمن صاحب کی جگہہ کام کرینگے +

بتاریخ ۲۹ نومبر مسٹر و مسز پرکنس معہ دیگر مس صاحبان بوقت ۱۰½ صبح امرتسر پہنچے۔ تمام مشنری اور دیسی مسیحی سٹیشن پر موجود تھے۔ دوسرے روز تاریخ ۳۰ نومبر شام کو پادری رابرٹ کلارک کے مکان پر پادری پرکنس صاحب کی آمد کی خوشی اور شکرگذاری کی تقریب میں جلسہ ہوا جسمیں امرتسر کے تمام مسیحی شامل تھے +

بتاریخ یکم دسمبر لالہ گوپال رئیس امرتسر کے ٹھاکردوارہ میں اہل ہنود کا ایک بڑا جلسہ ہوا۔ تقریباً چار پانچسو آدمی موجود تھے۔ اہل ہنود نے ایک سبھا قایم کی ہو جس کا نام "سناتن دھرم رکھشنی سبھا" قرار پایا ہو۔ اسکے معنے یہہ ہیں قدیم مذہب کو محفوظ رکھنے والی مجلس۔ پہلے سے امرتسر میں اہل اسلام کیطرف سے بھی ایک مجلس موجود ہو جسکا نام "انجمن حمایت اسلام" ہو۔ اگر بغور دیکھا جائے۔ تو ایسی مجالس کے قایم ہونے سے یہہ امر ثابت ہوتا ہو۔ کہ مسیحی مشن اس ملک پر اپنا اثر پیدا کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک اہل مذہب کو اپنی اپنی حفاظت کا خیال ہوگیا ہو۔ اسلئے ہم ایسی مجالس کے قائم ہونے سے خوش ہیں۔ اور کامل امید رکھتے ہیں۔ کہ حق اور سچائی آخر غالب اور تمام انسانی تدبیریں انکے مقابلہ میں باطل ثابت ہونگی +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

رہتک کے اُس مسلمان کو جسنے ہندو مجسٹریٹ پر حملہ کیا تھا ڈیڑھ سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی +

نظام حیدرآباد نے لائق محمدی طالب العلموں کے وظائف کے لئے ۵۰۰۰ روپیہ دیئے ہیں +

مسٹر جی۔ ایم ایڈیٹر پانیر بربسی کے ازالہ حیثیت کے الزام سے بری کئے گئے +

پچھلے خطوط سے اُمید کیجاتی ہو کہ ڈاکٹر پیٹرس کے قتل کئے جانیکی رپورٹ صحیح نہیں +

چھوٹا ناگپور کے کول لوگوں نے جو قریب دس لاکھ کے ہیں ہنگامہ برپا کر کے بعض کچہریوں کو جلا دیا اور چند آدمیوں کو مار ڈالا +

سر ایڈورڈ گنس نے لنڈن کے غریب مزدوروں کے مکانات کی تعمیر کیلئے دو لاکھ پونڈ اور ڈبلن کے لئے ۵۰۰۰۰ ہزار پونڈ دیئے +

وادی حلفا میں پھر افواہ ہو کہ مہدی مرگیا ایک مہدی مرتا ہو اور دوسرا پیدا ہو جاتا ہو +

دہلی کے بزاز بھیمی نراین کو ٹھگ لوگ ۵ ہزار کے اسباب کا چکمہ دیگئے +

بغداد میں یہودیوں پر سخت ظلم ٹوٹا گیا۔ اُنکے عبادت خانے ضبط کئے گئے ہیں +

شاہ اٹلی نے موقع افتتاح پارلیمنٹ پر کہا کہ امن یورپ کی اُمید قوی ہو +

کشمیر میں زنانہ مشن ہسپتال کا بنیادی پتھر رکھاگیا

چین میں دریئولا اضلاع متحدہ کے ۸۲ میڈیکل مشنری صاحبان ہیں جنکے شفاخانوں کا خرچ قریباً چینی لوگ دیتے ہیں +

جبکہ پرنس وکٹر میسور میں تشریف فرما ہوئے ایک ہتھنی کے مادہ بچہ پیدا ہوا جسکا نام ایک جمعدار نے وکٹوریہ گوری رکھا +

بنارس کے راجہ شیو پرشاد صاحب بتقریب شادی کتخدائی فرزند خود لکھنو تشریف لیگئے +

لارڈ ڈفرن سینٹ انڈریو یونیورسٹی کے لارڈ رکٹر منتخب کئے گئے +

نوجوان مہاراجہ کپورتھلہ اپنی ملکیت واقع اودھ کو دیکھنے کے لئے جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

بپتسمہ کی خبریں

۱۷ نومبر بمقام چھاؤنی نصیرآباد راجپوتانہ جگن ناتھ برہمن اور اُسکی بی بی کو جو عرصہ سے متلاشی دین حق تھے پادری رائےصاحب نے بپتسما دیا +

سہاون۔ نارووال کے قریب ۴ نومبر کو پادری بیٹمین صاحب نے ۱۵ شخصوں کو بپتسما دیا +

۱۷ نومبر بمقام شاہپور ضلع محمدی پادری سی ہینڈکاک صاحب نے دو شخصوں کو بپتسما دیا +

۲ نومبر بمقام جلال آباد پادری اندریاس صاحب نے ۸ آدمیوں کو بپتسما دیا +

اور ۷ تاریخ کو پادری لیٹ صاحب نے ۵ آدمیوں کو بپتسما دیا +

۲۳ نومبر پادری لیوک صاحب نے ۴ شخصوں کو میرٹھ میں بپتسما دیا +

۱۷ نومبر و ۲۲ سنبھل میں پادری ظہور الحق صاحب نے ۱۲ آدمیوں کو بپتسما دیا +

۲۳ نومبر ہاترس بدست پادری یونس سنگھ صاحب دو مرد اور دو عورتوں نے بپتسما پایا +

تار کی خبریں

لنڈن ۳ دسمبر۔ صاحب پریزیڈنٹ صوبجات متحدہ امریکہ نے یونائیٹڈ سٹیٹس کے وزیر کو جو برازیل میں ہو ہدایت کی ہو کہ وہاں جمہوری گورنمنٹ کو اسوقت منظور کیا جائے

جب قوموں کا جم غفیر گورنمنٹ کے تغیر پر رضامند ہوگا +

قسطنطنیہ - ۳ دسمبر حضرت سلطان کا فرمان کریٹ کے لوگوں کو علی العموم معافی دینے کی نسبت بھیجا گیا ہے - مگر اس میں بعض آزادیوں اور حقوق کی قطع و برید کی گئی ہے +

لنڈن - ۳ دسمبر کل مسٹر گلیڈ اسٹون نے مانچسٹر میں سامعین کے ایک بھاری ہجوم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آیرلینڈ میں اب بہت امن ہو رہا ہے مگر یہہ آئرلینڈ کے پیشواؤں کی وجہ سے ہے نہ کہ گورنمنٹ کے کسی تدارک سے ایسا ہوا ہے +

جموں - ۳ دسمبر سفر کے مصائب و متاعب جھیلنے کے بعد کپتان ینگ ہسبند صحیح و سالم گلگت میں پہنچ گئے ہیں +

پونہ - ۳ دسمبر ڈیوک آف کناٹ جو بحیرہ قلزم کے بندرگاہوں کی حفاظت کے سامان دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے - یہاں بعد دوپہر بمبئی سے رونق افروز ہوئے اور سنیچر کے روز احمد آباد - راج کوٹ اور بھوج کے دورہ کیواسطے روانہ ہونگے - اور ڈچس آف کناٹ بھی ساتھ جائینگی بیس دن کو پونہ میں واپس تشریف لائینگے +

لنڈن - ۴ دسمبر سنیچر کے روز ۱۸۵۴ء کا جنگی تمغہ اُن تمام سپاہیوں کو تقسیم کیا گیا جنہوں نے یکم مئی ۱۸۸۷ء اور ۳۱ مارچ ۱۸۸۹ء کے مابین بالائی اور نشیبی برہما میں خدمات کیں اور جنکے پاس پہلے ہی سے یہہ تمغہ موجود ہے اُنکو گل بائیں ملیگی +

قاہرہ ۳ دسمبر مصری جہاز زنجبار سے مسٹر شیلی اور امین پاشا کو لانے کے لئے گیا +

زنجبار - ۴ دسمبر آج مسٹر شیلی اور امین پاشا باگاموار میں پہنچگئے ہیں +

لنڈن - پرتگال نے مسئلہ زمبی کے جواب میں اپنے حقوق کو قائم کیا ہے اور انگلستان کی دھمکی کی کچھ پروا نہیں کی +

لنڈن ۴ دسمبر مسٹر ہربرٹ گلیڈ اسٹون نے سیلیس کی معذرت کو نامنظور کیا ہے اور اسپر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دایر کرنے پر تیار ہیں - عزت کی قیمت پانچہزار پونڈ مقرر کیگئی ہے +

الہ آباد ۴ دسمبر مسودہ قانون جذامیان ابھی پیش ہونا ممکن نہیں کیونکہ جن افسروں سے اسکی نسبت رائے لی گئی ہے ابھی اُن سب نے جواب نہیں بھیجا +

سرکاری خبریں

موصول مطبع

امتحان مقابلہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری میں جو اکتوبر ۱۸۸۹ء میں منعقد ہوا تھا - مندرجہ ذیل اُمیدواران کامیاب ہوئے +

باوا سیال سنگھ +

پھورام منصف +

رائے بہادر اچھرو رام صاحب بی - اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حصار سے ضلع شملہ کے سب ڈویزن کسولی کو تبدیل ہوئے جہاں اُنہوں نے ڈبلیو - چیوس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کو سبکدوش کرکے ۲۲ - نومبر ۱۸۸۹ء کو اپنے کام کا اہتمام لیا - اور چیوس صاحب بہادر تبدیل ہوگئے +

کرنیل - سی - ایچ - ٹی - مارشل صاحب بہادر نے تباریخ ۲۰ - نومبر ۱۸۸۹ء جے - اے - اینڈرسن صاحب بہادر کو فرائض عہدہ ڈویزنل جج ملتان سے سبکدوش کیا اور اینڈرسن صاحب بہادر بطور ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی کو واپس ہوئے +

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ - سردار لچھمی سہائے صاحب - لالہ راجیداس صاحب - سید سردار علی صاحب - بابو شب سرنداس صاحب - لالہ منسارام صاحب ثانی - لالہ سالگ رام صاحب - سید غلام محمد صاحب لالہ منسارام صاحب اول - لالہ گوپی مل صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب ممبران +

واقعہ ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۹ء

نمبر ۱ - کاغذات تیاری بجٹ ۱۸۹۰ - ۹۱ء - تجویز ہوئی براے غور بحث کے سب کمیٹی حسب ذیل

سردار لچھمی سہائے صاحب

لالہ راجیداس صاحب

سید سردار علی صاحب

لالہ شب سرنداس صاحب

مقرر ہو کر رپورٹ دیں - **نمبر ۲** کاغذات نسبت ترمیم کورم یعنی بجائے نصف کے ایک ثلث قائم کیجاوے تجویز ہوئی کورم بدستور نصف قایم رہے صاحب پریزیڈنٹ بصورت دیر سے شامل ہونے ممبران جلسہ کمیٹی کے تازی کارروئی سارب کیا کریں - **نمبر ۳** کاغذات تعمیر نالی کلان تجویز ہوئی کہ یہہ کاغذات بھی سپرد سب کمیٹی مقرر کردہ نمبر ۱ کے ہوں - بعد غور حثیات کے رائے پیش کریں +

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ - مسٹر ایم وائیلی صاحب - لالہ مول راج صاحب - لالہ شب سرنداس صاحب - سید غلام محمد صاحب - سید سردار علی صاحب - لالہ گوپی مل صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - لالہ منسارام صاحب - سردار لچھمی سہائے صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب - لالہ راجیداس صاحب - منشی محمد بخش صاحب ممبران

واقعہ ۷ نومبر ۱۸۸۹ء

کاغذات ذیل کمیٹی میں پیش ہوئے

نمبر ۱ رپورٹ سب کمیٹی بموجب رزولیوشن نمبر ۱ - مورخہ ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۹ء واسطے تجویز مسودہ بجٹ ۱۸۹۰ - ۹۱ء

سعہ کاغذات بابت تعمیر نالی معہ رپورٹ سب کمیٹی جو رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ ۱۳-اکتوبر ۱۸۸۹ء پیش ہوئے تجویز ہوئی کہ مسٹر دائلی صاحب ممبر مقرر کئے جاویں واسطے کرنے رپورٹ کہ وہ کسقدر روپیہ بجٹ میں واسطے تعمیر نالیاں کے دکھا سکتے ہیں۔ بلا ہرج کام کمیٹی کے اور ایک خاص کمیٹی مقرر کیجاوے۔ منگل کے روز ۱۲ نومبر ۱۸۸۹ء کو وقت ۱۰ بجے واسطے غور رپورٹ مذکورہ ❊

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ۔ بابو رائے بڑودہ صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ مسٹر ایم دائلی صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ بابو شب سرنداس صاحب۔ لالہ منسارام صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ مولراج صاحب۔ لالہ راجیداس صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ منشی وجیہہ الدین صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ لالہ سالگ رام صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ سردار لچھمی سہائے صاحب۔ لالہ منسارام صاحب ساہوکار چودھری کندن سنگھ صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب ممبران

واقعہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۹ء

نمبر ۱۔ رپورٹ مسٹر ایم دائلی صاحب ممبر کمیٹی پیش ہوئی جو بذریعہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۷ نومبر ۱۸۸۹ء مقرر ہوئی تھی جسمیں تجویز کی تھی کہ تخفیف کرنا ملازمان میونسپل کا بابو رائے بڑودہ وائس پریزیڈنٹ نے بحث کری کہ ضرورت تخفیف کی اسوقت نہیں ہی جبتک کوئی اور ضرورت پیش نہ آوے۔ باتفاق رائے کمیٹی تجویز ہوئی کہ بجٹ مثل سال گذشتہ درست کیا جاوے۔ صرف پانچ ممبر صاحبان ذیل

لالہ راجیداس صاحب
لالہ شب سرنداس صاحب
سید سردار علی صاحب
مسٹر ایم دائلی صاحب
لالہ سالگ رام صاحب

اپنی مرضی ظاہر کرتے ہیں کہ مبلغ للعـــہ روپیہ بموجب چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۲۱۵۲ مورخہ ۱۲-اکتوبر ۱۸۸۹ء درج بجٹ ہذا کیا جاوے ❊

اشتہار

مشن سکول راولپنڈی کے لئے دو سند یافتہ انگریزی ٹیچروں کی ضرورت ہی۔ جو سنیئیر دوم درجہ کے امتحان میں پاس ہوں۔ دیسی عیسائی ہوں تو بہت بہتر ہی۔ امیدوار معہ اسناد اپنی درخواست بخدمت ہیڈ ماسٹر مشن سکول راولپنڈی روانہ کریں ❊

المشـــتہر
جیمس ڈبلیو مانٹرس صاحب

اشتہار

چھوٹے ٹھیکیداران کو اطلاع دیجاتی ہی کہ کام کھدائی سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کا شروع ہوگیا ہی۔ اور نرخ اچھا دیا جاویگا چونکہ چھوٹے ٹھیکیداران کی معہ اُن کے مزدوروں کے ضرورت ہی اسواسطے یہہ اشتہار دیا جاتا ہی کہ اگر کسی شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہو تو مقام کرنال خدمت میں صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کے حاضر ہوکر درخواست کرے ❊

دستخط

صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برنچ ڈویژن نہر جمن غربی
مقام کرنال

لودیانہ

میلہ روشنی۔ یہہ میلہ جو لودیانہ میں چاند کی ۱۱-تاریخ کو فراہم ہوتا۔ پنجاب میں ایک بڑا اسلامی میلہ مشہور ہی۔ جو پیران پیر عبدالقادر جیلانی کی یادگار وفات میں ایک عرصہ سے سال بسال جمع ہوتا۔ آج ۵ دسمبر پنجشنبہ کو پورا میلہ تھا۔ ہم خود بھی اِس میلہ میں گئے تاکہ حسب وعدہ ناظرین نورافشاں کو اسکی بہ چشمدید کیفیت سے مطلع کریں۔ یہہ شہر کی جانب غرب ایک میدان میں مصنوعی یا فرضی درگاہ پیران پیر کی ہی۔ جسکی صورت تعمیر پر باہر سے دیکھنے والوں کو کسی دیہاتی کالی دیوی یا بھوانی کے مٹھ کا گمان ہوتا ہی۔ اسمیں اصلی قبر کے بجائے صرف علامت ہی جسکے پرستاروں کا بڑا ہجوم دروازہ کے باہر دور سے کھڑے کھڑے نیاز کی ریوڑیاں بوچھار کر رہا تھا۔ دروازہ درگاہ تنگ ہونیکی وجہ سے بڑی دھکا دھومی ہو رہی تھی گو کہ پولیس بہت روکتی تھی۔ اگر بمشکل تمام کوئی زایر اندر پہنچ بھی گیا تو پھر نکلنے کے لئے جان عذاب میں پھنس گئی۔ چند منٹ یہہ تماشا دیکھکے صوفیوں کی مجلس حال قال کو جاکے دیکھا قوالوں کا طایفہ ایک طرف فرش پر بیٹھا معہ اپنی خوش آواز سارنگیوں کے یہہ گا رہا تھا "بت پرستی کرتے کرتے خود پرست میں ہوگیا" (یہہ شاعری کی گپشپ ہی مگر ہمیں کیا کام) اصحاب مجلس نیلے اور گیروے بڑے بڑے عمامہ باندھے لمبے جبے پہنے رسولی داڑھیاں گلے میں بڑے بڑے دانوں کی تسبیحیں۔ مصرعہ بالا کی تکرار بغور قوالوں سے سُن رہے تھے ایک لمبی سفید داڑھی والے ٹوپ پہنے ہوئے بیٹھے بیچ میں جھوم رہے تھے کہ یکایک مجلس میں اِدھر سے اُدھر تک کودنے لگے عجیب طرح سے ہاتھ ہلاتے اور مٹکتے تھے شاید اُنھیں اِس سوچ میں مستغرق ہونیسے حال چڑھ گیا ہوکہ میں خود پرست ہوگیا۔ اُنکی دیکھا دیکھی صف میں سے